نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۴۸ جلد ۸ | لودیانہ ۲۵ نومبر ۱۸۸۰ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

حضور گورنر جنرل کشور ہند بہاولپور سے سبی میں تشریف فرما ہوئے = **لاہور** کی عارضی رونق ختم ہو چکی = **قوم خورد** نے ایران کے سیکڑوں گانوں برباد کردیے ہیں = **علیگڈہ** کالج کی تائید میں حضور ویسرائے نے ایک ہزار روپیہ دیکر اقرار کیا ہی کہ پانسو روپیہ ماہوار علاوہ دینگے = **دربار لاہور** میں اُن لوگوں کو تمغے ملے ہیں جنھوں نے افغانستان کے جنگ میں مدد دی تھی = مہاراجہ صاحب پٹیالہ جو ایک سو ایک اشرفی بطور نذرانہ حضور گورنر جنرل ہند کے سامنے پیش کیا کرتے تھے حضور ممدوح نے دربار لاہور میں ہمیشہ کے لئے معاف کردیں = **ایوبخان** ہرات میں دو سال کا محصول پیشگی وصول کرنے میں لگ رہا ہی = **کورم** کی گھاٹی جسکو ہمنے ابھی خالی کیا ہی کہنے میں کہ خانہ جنگیوں سے لبریز ہوگئی ہی = **معلوم** ہوا ہی کہ قندھار پر قبضہ قایم رکھنے میں تین کروڑ روپیہ سالانہ خرچ پڑیگا اور آمدنی صرف پچاس لاکھ روپیہ کی ہوگی پھر کیا فایدہ = **ایوبخان** کے پاس بہت سے خطوط اس مضمون کے غزنی اور کابل سے پہونچ رہے ہیں ایک دفعہ پھر انگریزوں سے قسمت آزمائی کر = **قندھار** میں تازہ وارد سوداگر کہتے ہیں کہ اندنوں کابل غزنی اور ہرات میں نہایت گرم اور خفیہ خط و کتابت ہو رہی ہی = **پشاور** میں افواہ ہی کہ جو بغاوت کابل میں ہوئی ہی اُسکا سرپرست محمد جان ہی۔ مگر اخبار انجمن پشاور کہتا ہی کہ کابل میں امن ہی = **کابل** سے جو قاصد پشاور میں آئے ہیں کہتے ہیں کہ محمد جان امیر عبدالرحمان خان کے پاس عزت کے ساتھ رہتا ہی = **اخبار عام** کا خیال ہی کہ اگر محمد جان کا کہنا عبدالرحمان خان مانتا ہی تو بس روس کی بن آئی = **جنرل** رابرٹس صاحب بہادر ۲۲ نومبر کو لنڈن میں داخل ہوگئے = **یونان** نے اپنے بہادرانہ خیال سے یہہ کہہ دیا ہی کہ میرے ساتھ کوئی سلطنت ہو یا نہ ہو اب میں روم پر حملہ کیے بغیر دم نہ لونگا = **ایران** کے بندوں ایوبخان سے کہتا ہی کہ جو کچھ تجھکو درکار ہو مجھ سے لے = **اگرہ** میں وکیلوں نے ایک قانونی مدرسہ جاری کیا ہی = **ایوبخان** کے توپخانوں کا سامان جو ہمارے ہاتھ آیا ہی وہ سب ایرانی ساخت ہی = **باغیوں** کے سردار عبدالصمد نامی نے شہر آرمیہ پر حملہ کر کے قبضہ کرلیا = **شاہ ایران** نے اپنی افواج کو قوم خورد پر حملہ کرنیکے لئے روانہ کیا ہی = **تمام** ہندوستان کی مردم شماری کے لئے ۱۷ فروری ۱۸۸۱ع مقرر ہوئی ہی = **شملہ** پر ۲۲ نومبر سے برف پڑنا شروع ہو گیا ہی = درویش پاشا فوج لیکر لڑنیکو چلا ہی = **لاہور** میں ۱۷ نومبر کو خفیف سی بارش اور ۱۸ کو ژالہ زدگی ہوئی = **ایوبخان** کی توپیں ملتان میں رکھی گئی ہیں = **روم** میں اہل البانیا نے جنگ شروع کردیا ہی =

نورافشاں

——کابل سے جسقدر افواہی خبریں آتی ہیں ایک دوسری کے مخالف ہوتی ہیں۔ چنانچہ دو تین ہفتہ سے تو برابر ایسی خبریں آتی ہیں کہ جنپر کچھ بھی اعتبار نہیں ہو سکتا ہی۔ کیونکہ بعض خبریں ہم یہہ لکھا دیکھتے ہیں کہ امیر عبدالرحمان خان مارا گیا اور شہر میں غدر ہوگیا پھر خبر آئی ہی کہ عبدالرحمان نہیں مارا گیا اور شہر میں ہر طرح سے امن و امان ہی۔ پچھلے ہفتہ خبر آئی تھی کہ محمد جان نے امیر کابل کو تخت کابل سے معزول کر دیا ہی اور بلکہ امیر کو یہہ حکم دیا ہی کہ فوراً کابل کو خالی کر کے تم بلخ میں چلے جاؤ۔ اور کابل میں بڑا بھاری غدر ہو رہا ہی۔ اسکے بعد پھر خبر ملی کہ محمد جان نے امیر کو معزول نہیں کیا ہی بلکہ امیر صاحب کے پاس محمد جان رہتا ہی اور آپس میں دونوں شیر و شکر ہو رہے ہیں۔ اس شیر و شکر ہونے پر ایک اخبار نے لکھدیا ہی کہ اگر عبدالرحمان محمد جان کا کہنا مانے گا تو ضرور وہ اُسکو روسیوں کا تابعدار بنا دے گا اور جب امیر روسیوں کا تابعدار بنگیا تو ضرور روسی افغانستان میں پہونچینگے اور پھر انگریزوں کے ساتھ جنگ ہوگا +

ہم کہتے ہیں کہ یہہ تمام خبریں بے بنیاد ہیں کیونکہ اب صاف طور سے کوئی بھی خبر کابل کی کسی کے پاس نہیں آتی ہی کیونکہ کابل میں تار برقی نہیں ہی اور نہ کچھ عمدہ سلسلہ ڈاک کا ہی۔ یہہ خبریں جسقدر شہرت پکڑتی ہیں پشاور وغیرہ کی افواہی خبریں ہوتی ہیں +

——کچھ عرصہ ہوا کہ شہر کلکتہ میں عیسائیوں کا ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا یہہ جلسہ اس لئے ہوا تھا کہ اس مضمون کی کچھ چرچا کریں کہ آیا وقت آ پہونچا کہ متفرق فرقہ اہل عیسوی واقع ہندوستان ملکر ایک خاص کلیسیاء ہند جاری کریں۔ بہت سی تقریر مضمون مذکورہ بالا پر ہوئی کہ جس میں متفرق رائیں ظہور میں آئیں اور اس سے یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ ایسا وقت اگر کبھی واقع ہو تو ہو مگر ابھی نہیں آیا۔ حالت جلسہ بڑی خوشی و خیر خواہی کے ساتھ رہی۔ آخری دن ایک ہزار آدمی ایک ہی جگہہ بیٹھ کر کھانے میں شریک ہوئے۔ کھانے کے بعد صف باندھ کر تمام جماعت کلکتہ کے بازاروں میں گیت گاتے ہوئے پھری +

یقین ہی کہ وہ لوگ جو گمان کرتے ہیں کہ اہل ہند دین عیسوی کو قبول نہیں کرتے اور اس دین کی کچھ ترقی نہیں ہوتی اس جماعت کو دیکھ کر یا اُنکی خبر سنکر اپنے وہم سے باز آئینگے +

——ہمکو کل خبر ملی تھی کہ جناب پادری فورمن صاحب جو کہ سال حال کے شروع میں ولایت تشریف لے گئے تھے سو ۲۳ر نومبر کو بخیر و عافیت لاہور میں داخل ہو گئے اُمید ہی کہ تندرستی حاصل کر کے پنجاب میں بہت عرصہ تک خداوند کے کلام سنانے میں مشغول رہینگے +

مجمل کیفیت دربار لاہور

جنگ افغانستان ختم ہوا اور گو قندھار کا فیصلہ تاحال ناتمام ہی مگر صاحبان یورپین نے فتح کا ناچ ناچ لیا لاہور کا منٹگمری ہال خوشی کے باجوں سے خوب گونجا اور جورو نق اُسکو جناب معلے القاب لارڈ رپن صاحب بہادر کے قدوم میمنت لزوم سے نصیب ہوئی وہ بیان سے باہر ہی حضور والیسرائے نے پنجابی رئیسونکے ساتھ جابجا دل کھولکر ملاقاتیں کیں رئیسوں نے فتح یابی کی مبارکبادیاں دیں اور حضور محتشم الیہ نے شکریہ کے ساتھ منظور کیں۔ عام لوگ اس معاملہ میں حیران ہیں کہ اس معرکہ کی بنیاد کیا تھی۔ انجام کیا ہوا۔ یہہ فتح یابی کیسی ہی اور کابلیوں کے چلن کا ڈھنگ اوّل سے آخر تک کیسا رہا۔ یہہ پہیلیاں بیشک غور طلب ہیں مگر از خود کسی نہ کسی صورت لوگوں پر کھل جاینگی اس موقعہ پر ہمارا حقیر پرچہ اپنا فرض صرف اُن کلمات کا خلاصہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہی جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ایام قیام لاہور میں وقت بوقت ہمارے ملک کی بہبودی کی نسبت زبان درفشان سے صادر فرمائے +

ہم دل اور زبان سے قایل ہیں کہ جن نیک و صاف کا شہرہ ابتک لوگوں کی زبان سے سنا جاتا تھا وہ فی الحقیقت بجنسہ ہمارے معزز لارڈ صاحب بہادر کی ذات بابرکات میں موجود ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ اگر حضور ممدوح کو ملکی نظم و نسق سے پوری فرصت ملگئی اور بیجا اور لاحاصل جنگ میں اوقات ضایع کرنیکی ضرورت نہ رہی تو اپنے دوران حکومت میں ہندوستان کے

حقمیں ضرور وہ باتیں کر دکھائینگے جنکی اس مدت سے ہمارے دلوں میں جم رہی ہی +

حضور ممدوح الشان نے حاضرین دربار یعنے مہاراجگان و انگریزان عالیشان و سرداران اور رئیسان سے مخاطب ہوکر شجاعت پنجاب کی تعریف کے ساتھہ داد دی اور تازہ جنگ افغانستان کا حوالہ دیکر غائیت خوشی سے فرمایا کہ تاحال یہہ صفت پنجابیوں میں بدستور قایم ہی۔ اور جس حوصلہ اور تپاک کے ساتھہ رئیسان پنجاب ہر طرحکی امداد سے پیش آئے اس سے اُنکی دلی دوستی اور خالص اتحاد انگریزی راج اور انگریزی لشکر کے ساتھہ بظاہر ہی جسکے طفیل اُن کی جان کا امن اور مال کی حفاظت عیاں ہی۔ اُنمیں فیاضی کی صفت بھی کچھہ کم درجہ کی نہیں پائی جاتی جبکہ یہہ دیکھا جاتا ہی کہ اکثروں نے ان میں سے اُن بہادر جانبازوں کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی پرورش کیواسطے بھاری چندے دئے جو جنگ افغانستان میں کام آچکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ایک نہایت خوبی کے ساتھہ یہہ بھی بیان کیا کہ آجکل کسی قوم کی بڑائی اور فضیلت محض جنگ اور جنگ کی فتحیابی سے نہیں ہوتی بلکہ اُسکا مدار ملک میں امن کے استحکام اور سلسلہ اتحاد کے قیام پر موقوف ہی۔ وہ جہالت کا زمانہ گذر گیا جبکہ قومیں آپسمیں کی نااتفاقی کا فیصلہ جنگ و جدل اور لاٹھی سوٹنٹے سے کر لیا کرتی تھیں اب روشنی کا زمانہ ہی اور اسمیں وہ وسائل سراسر معیوب سمجھے جاتے ہیں اس زمانہ میں اگر اختلاف قوانین کے باعث قوموں میں نااتفاقی برپا ہو جاوے تو وہ صلح صفائی اور مشورہ کے ساتھہ ایکدوسرے کے سفیروں کی معرفت یا بذریعہ ثالث طے کر لینی چاہئے ممالک مغربی کی طاقتیں اب اسی پر عمل درآمد کرنے لگ گئی ہیں اور یکبیک نوبت بجنگ نہیں پہونچنے دیتیں +

تعلیم عام کے بارہ میں جسقدر خیال حضور ممدوح کو ہی وہ آپ کی زبان مبارک کے اسی فقرہ سے مترشح ہی جو آپ نے نہایت گرمجوشی کے ساتھہ ظاہر فرمایا کہ جسقدر شوق ترقی تعلیم کا اپنی ولایت میں میرے دلمیں جوش زن رہا ہی میری تمنا ہی کہ اس ملک میں بھی بدستور قایم رہے اور کسیطرح کم نہ ہونا پاوے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ خیال اگر فی الاصل ایسا ہی رہا تو بہرحال ہماری اُمیدوں کو مضبوط کریگا کہ بیشک ہندوستان کے بُرے دن گئے اور بھلے آئے۔ سپاسنامہ سنڈیکیٹ پنجاب یونیورسٹی کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ جو وعدے سابق میں اس یونیورسٹی کی نسبت ہو چکے ہیں ہم دل سے چاہتے ہیں کہ اُنکے ایفا میں کسیطرحکا تامل نہ ہونا پاوے بلکہ ہماری استدعا یہہ ہی کہ وعدہ کرنیکی ضرورت کے پہلے ہی وہ کام حسب دلخواہ روبراہ آجاوے۔ ترویج تعلیم کے بارے میں شرقی یا مغربی علوم کی نسبت بالتخصیص اظہار نہیں فرمایا اور وجہ یہہ بیان کی کہ ابھی تک حضور انجانب کو اسملک کے تجربہ کار لوگوں کے ساتھہ مشورہ کرنے کا موقع نہیں ملا مگر جو کچھہ فرمایا اُس سے صاف ظاہر ہی کہ دونوں علوم کا چرچہ پورا پورا جاری رکھنا مدنظر ہی اور اگر یہی رائے قرار پاگیا تو یقین ہی کہ انگریزی علوم کے ساتھہ السنہ شرقی یعنے عربی فارسی اور سنسکرت کو بھی عام ترقی نصیب ہو جائیگی +

یہہ وہی بات ہی جو بار بار کہنے میں آتی رہی ہی کہ تعلیم عام ہر حال بذریعہ ملکی زبان کے ہونی چاہئے کیونکہ اس تعلیم سے محض زباندانی اور اُسکا لکھنا پڑھنا مقصود ہی اور نہ کسی علم اور فن کی لیاقت۔ ہاں خاص تعلیم جسکا ماحصل علوم سے ماہر ہونا اور علمی لیاقت کا پیدا کرنا ہی سوا انگریزی زبان کے اور کسی ذریعہ سے محال ہی یعنے کبھی کسی شخص کو کسی مغربی فن میں محض بذریعہ ترجمہ پوری لیاقت پیدا کرتے نہیں سنا اور نہ کوئی لغات اس قسم کی دیکھنے میں آئی کہ جس میں کل اصطلاحی الفاظوں کے معنے ہندوستانی میں پورے طور پر ادا ہوئے ہوں اگرچہ یہہ نقل بہت پُرانی ہی مگر اسکا تذکرہ یہاں پر کچھہ بیجا نہیں معلوم دیتا کہ کسی اوستاد نے ایک ہندوستانی جماعت میں یہہ سوال دیا تھا کہ بتاؤ مرقومہ ذیل الفاظوں کے واسطے ہندوستانی میں کونسے الفاظ مقرر ہیں۔ کانشنس وکانشسنس انجکٹو اور سبجکٹو وغیرہ سو طلبا کا جواب سوا اسکے اور کیا ہو سکتا تھا کہ اُستاد کا مونہہ تاکتے رہ گئے +

نورافشاں کے تذکرہ کے لایق سب سے زیادہ وہ فقرہ ہی جو جناب مختشم الیہ نے بموقع ملاحظہ زنانہ سکول امرتسر اظہار فرمایا تھا۔ یہہ سکول بڑی لاگت سے تیار ہوا اور الگزنڈرا نام سے مشہور ہی وجہ تسمیہ اسکی عیاں ہی کہ جناب ملکہ رکاب حضور شاہزادی بیگم ویلس کے نام نامی سے نامزد ہی۔ حضور لارڈ صاحب بہادر نے ملاحظہ طرز عمارت اور لیاقت طلبا سے نہایت محظوظ ہوکر غایت مہربانی کے ساتھہ یہہ فرمایا کہ دنیوی تعلیم وہی کامل سمجھی جاتی ہی جو دین کی شمولیت کے ساتھہ ہو اور بلا اسکے تعلیم خواہ کیسی ہی کیوں نہو کام کی نہیں سمجھی جاتی +

بقیہ مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

(۳) یہہ امر بھی یقینی ہے کہ صفت جوہر سے الگ وجود نہیں رکھ سکتی مثلاً عرض طول عمق نہیں رکھ سکتا جب تک کوئی شے اُس صفات کے ساتھ نہو یا فکر نہیں ہوسکتا جب تک کوئی متفکر نہو (۴) وہ یقینی امر جسکا میں یہاں ذکر کرونگا یہہ ہے کہ مخالف جوہروں کی صفات ایک دوسرے کے اندر داخل نہیں ہوسکتی مثلاً جسم کی صفات روح میں داخل نہیں ہوسکتی کیونکہ اگر ایسا ہو تو روح روح نہ رہیگی اِسیطرح روح کی صفات جسم میں نہیں آسکتی کیونکہ تب جسم جسم نہ رہیگا روح بن جاویگا مطابق اسکی اُلوہیت کے صفات انسانیت میں داخل نہیں ہوسکتیں کیونکہ تب انسانیت انسانیت نہ رہیگی بلکہ اُلوہیت ہوجاویگی اُسکا مطلب یہہ ہے کہ محدود غیر محدود نہیں ہوسکتا یاد رکھنے کی بات ہے کہ ہمکو کسی جوہر کا علم نہیں محض اُسکی صفات سے واقفیت رکھتے ہیں اور صفات سے ہماری مراد صفات ضروری اور لازمی ہیں نہ صفات مفارق اِسواسطے جبکہ صفت متغیر ہوگی تو یقین کرینگے کہ جوہر بے متغیر ہوگیا +

اگر اوپر کی باتوں کو ہم منظور کریں تو یہی نتیجہ نکلیگا کہ مسیح ایک حقیقی انسان تھا انجیل میں صریح ہوا ہے کہ اُن میں تمام صفات انسانیت کی ظاہر ہوئیں وہ جسم رکھتا تھا جو عورت سے پیدا ہوا اور قد و قامت میں روز بروز ترقی کرتا رہا جسے آنکھ سے دیکھا اور ہاتھ سے چھوا اُسکی روح گھبرائی خوش ہوئی غمگین ہوئی علم میں ترقی کی بعض امور سے ناواقف تھے اور بعض سے واقف اِس کیفیت سے صریح ہے کہ بائبل کے مصنفوں کا مطلب یہہ ہے کہ ہم مسیح کو ایک حقیقی انسان سمجھیں نہ کہ خواب و خیال نہ ایک مجموعہ انسانی صفات کا بغیر اُس جوہر کے جسے انسانیت کہتے ہیں وہ حقیقی انسان تھا اور انسانوں کے موافق صرف بغیر گناہ مطابق اُسکی جب بائبل کے مصنفوں نے بیان کیا ہے کہ مسیح خدا ہے اور ازل سے ہے سب کچھ جانتا ہے سب کچھ دیکھتا ہے اور سب کچھ کرسکتا ہے اُنکا مطلب یہہ ہے کہ ہم سمجھلیں کہ اُس میں ذات الٰہی موجود تھی یعنے الوہیت کی اصل جس میں سے یہہ صفات ظہور میں آئیں اِسواسطے میں یہہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ مسیح کی شخصیت میں دو جزو تھے انسانیت اور اُلوہیت اور یہہ دو جزو الگ الگ جوہر کی موجودگی پر دلالت رکھتی ہیں ایسا عقیدہ سب عیسائی کلیسیا کا ہمیشہ رہا یونانی لاطینی اور پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے عقائد نامہ میں برابر اور یکساں صفات سے بیان ہوا ہے کہ مسیح انسانیت کی نسبت ہمارے ساتھ ہم جوہر تھا اور اُلوہیت کی نسبت خدا کے ساتھ ہم ذات +

دونوں ذاتیں ملی ہوئی تھیں لیکن ملجل نہیں گئی تھیں

پہلی بات جو غور طلب تھی مسیح کی شخصیت کی نسبت یہہ ہے کہ اُس میں دو مخالف ذاتیں موجود تھیں انسانیت اور اُلوہیت اُسکی بناوٹ میں عین وہی شے تھی جس سے ہم انسان بنے اور عین وہی ذات جس سے خدا اُنہی ساری صفتوں میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے اُسبات کا ہم بیان کرچکے ہیں دوسری بات غور طلب اُسکی شخصیت میں یہہ ہے کہ یہہ میل اِس قسم کا نہیں تھا کہ ایک ذات دوسری ذات کو بدل ڈالے اور دونوں ملکر ایک تیسری اور نئی ذات مرکب بنجاوے جو دونوں کی صفات رکھتی ہو یہہ ناممکن ہے اور محال کیونکہ مسیح کی دونوں ذات ایکدوسرے کی ضد ہیں اور اُن کی صفات آپس میں متبائن ممکن نہیں کہ ہم روح اور جسم کو ملاویں ایسا کہ ایک تیسری چیز بنجاوے جو نہ روح رہے نہ جسم بلکہ روحانی جسم روحانی جسم کا خیال ناممکن ہے یہہ اِس قسم کا کلام ہے کہ ہم کسی چیز کو دیکھے اور ان دیکھے محدود اور غیر محدود کہیں نہ یہہ میل ایسا تھا کہ اُلوہیت اور انسانیت ملکر ایک تیسری شے بنگئی تھی جو نہ انسانیت تھی اور نہ اُلوہیت بلکہ ایک نئی شے جس میں دونوں کی صفات موجود نہ ہوں کیونکہ اگر ہم ایسا خیال کریں تو محدود غیر محدود بنجائیگا اور غیر محدود محدود اور مسیح نہ خدا اور نہ انسان کہلائیگا بلکہ ایک اور شے جو دونوں سے الگ ہو لیکن پاک نوشتوں میں ہمیشہ بیان ہوا کہ مسیح خدا اور انسان تھا اِس بیان سے ثابت ہوا کہ اُسکی انسانیت اور اُلوہیت ملجل نہیں گئی تھی بلکہ اپنی اپنی خصوصیت رکھتی تھیں اِس میل کا نمونہ انسان کے جسم اور روح کی ملاقات میں پایا جاتا ہے جسم اور روح دونوں ملے ہوئے ہیں لیکن اِسطرح ملے ہوئے کہ روح کی صفات الگ ہیں اور جسم کی صفات الگ علم عقل اور ارادہ انسانی روح کی صفات ہیں اِسواسطے ہمارا خیال یہہ ہے کہ مسیح کی انسانی روح یہہ تینوں صفات رکھتی تھی لیکن علم اور عقل اور ارادہ خدا کی ذات میں بھی ہے +

باقی آئیندہ

مراسلات

بقیہ قران کی عدم ضرورت نمبر ۱

دوم ازروئے بیان واقعات جو مخلوط بالاغلاط ہیں

انجیل برنباس

دفعہ ۳۔ مسیح کے مصلوب ہونیکا احوال } واضح ہو کہ انجیل برنباس کا ایک حصّہ موجود ہے اُس میں اسی قسم کا بیان پایا جاتا ہے خوف طوالت سے ہم صرف ضروری باتوں کی نقل کرتے ہیں۔ اور وہ یہہ ہیں تب فرشتوں نے باکرہ سے بیان کیا کہ کیونکر یہودا عیسیٰ کی شکل میں تبدل ہو گیا تاکہ وہ آپ وہ سزا اُٹھاوے جسکو اُسنے دوسرے پروارد کرانے کا ارادہ کیا تھا۔ اسپر جب برنباس نے پوچھا کہ خدائے رحیم نے یہہ سب باتیں کیوں ہونے دیں۔ تب عیسیٰ نے جواب دیا اے برنباس میری بات یقین کر کہ ہر ایک گناہ کی خواہ وہ چھوٹا ہی ہو خدا سخت سزا دیتا ہے جسکو وہ نفرت انگیز ہے۔ پس چونکہ میری ما اور میرے ایماندار شاگرد مجھے زمینی محبت کے اختلاط کے ساتھ پیار کرتے تھے۔ خدائے صادق انہیں اُس محبت کے سبب سزا دینے پر رضا ہوا۔ تاکہ بعد ازاں اُنکے لئے دوزخ کے شعلوں میں عذاب نہ پاویں۔ اور میں جو ہوں گرچہ دنیا میں بے عیب زندگی گذرانتا رہا تاہم چونکہ لوگ مجھے خدا او رخدا کا بیٹا کہتے تھے خدا نے عدالت کے دن مجھے شیاطین کے ٹھٹھوں سے محفوظ رکھنے کے لئے چاہا کہ میں اس دنیا میں یہود کی موت سے ذلت اُٹھاؤں اور سب لوگوں کو یقین ہوا تھا کہ میں حقیقتاً سولی دیا گیا۔ پس یہہ ملامت محمد کے آنے تک رہیگی جو دنیا میں آکر سب کو جو خدا کی شریعت پر ایمان لاتے ہیں اس غلطی سے بچائیگا +

قران

سورہ نسار رکوع ۲۲ آیت ۱۵۶ و ۱۵۷ اور اس کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰ کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا اور نہ اُسکو مارا ہے نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی اُن کے آگے اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وے اسجگہ شبہے میں پڑے ہیں کچھ نہیں اُنکو اُسکی خبر مگر اٹکل پر چلنا اور اُسکو مارا نہیں بیشک بلکہ اُسکو اُٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔

سورہ عمران رکوع ۶ میں بھی کچھ ایسا ہی ذکر ہے +

جونس

اب اگر کہا جاوے کہ یہہ انجیل محمدیوں کی جعلسازی ہے یا کہ کسی عیسائی کا جعل ہے جسمیں محمدیوں نے ملونی کی ہے تو ہر دو حالت میں قرآن کی خرابی ہے۔ کیونکہ ایک واقعی حقیقت کو جو چھ سو برس قبل اُسکے ہر ملک میں مشہور ہو رہی تھی اور عیسائیوں کے ایمان کا گویا رکن تھی (جیسا جسٹن شہید کی گواہی سے اُن ایام قدیم کی بابت ظاہر ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ انسان کی کوئی قوم نہیں خواہ بربری خواہ یونانی یا جس کسی نام سے وے کہلاتے ہیں جنمیں کہ باپ اور مالک کو مسیح مصلوب کے نام سے دعائیں اور شکر گذاریاں نہ گذرانی جاتی ہوں)۔ اور پھر یہہ بیان الہامی کتابوں میں چشم دیدہ گواہوں کی معرفت قلم بند ہوا۔ ایسی حقیقت کو ایک بناوٹی بات سے ٹالنا چاہا ہے۔ اور یا ایک جعلی قصہ کے اعتبار پر قران میں یہہ تذکرہ درج کیا ہے۔ البتہ چند بدعتی لوگ حضرت محمد سے پہلے ہوئے جنہوں نے قریباً ایسا ہی بیان کیا جنمیں سے باسی لائڈیز اور سرنتھس مشہور ہیں۔ مگر اُنکے اور حضرت کے بیان میں کچھ فرق ہے۔ یعنے وہ عیسیٰ کا سولی دیا جانا مانتے تھے مگر بولتے کہ مسیح اوسوقت عیسیٰ سے جدا ہو کر پرواز کر گیا تھا۔ اور چھٹی صدی میں بھی مسیح کے جسم کی بابت بحث شروع ہوئی اور مدت تک جاری رہی اس بحث میں بعضوں نے مسیح کی حقیقی تکلیف وغیرہ سے انکار کیا۔ بدعتیوں کی ایسی باتوں کی ہوا پا کر قران میں بھی مسیح کے مصلوب ہونے سے انکار ہوا۔ مگر ان سب کے برخلاف +

انجیل مقدّس

کا بیان اس امر میں صاف صاف ظاہر کرتا ہے کہ مسیح مصلوب ہوا اور مردوں میں سے پھر زندہ ہوا۔ کتاب اعمال ۲: ۳۶ پس اسرائیل کا سارا گھرانا یقیناً جانے کہ خدا نے اُسی یسوع کو جسے تم نے صلیب دی خداوند اور مسیح بھی کیا۔ (۵-۳-۲۲)

ہمارے باپ دادوں کے خدا نے یسوع کو اُٹھایا جسے تم نے کاٹھ پر لٹکا کے مار ڈالا ہے۔ (یو ۱۹: ۳۰) پھر یسوع نے جب سرکا جکھا تو کہا پورا ہوا اور سر جھکا کے جان دی۔ پھر +

یُوسیفس

جو ایک مشہور یہودی مورخ ہی اور اُسی زمانہ میں ہوا وہ بھی مسیح کے مصلوب ہونے پر شہادت دیتا ہے۔ اب قریب اُسی وقت کے (اس سے پہلے یہہ مورخ پلاطوس کا ذکر کرتا ہی) عیسیٰ ایک دانا آدمی ہوا اگر اُسکو انسان کہنا روا ہو کیونکہ وہ عجایبات کا کرنیوالا تھا۔ ایسے لوگونکا اُستاد جو سچائی کو خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ اُسنے یہودیوں اور یونانیوں میں سے بہتیروں کو اپنی طرف کھینچا۔ وہ مسیح تھا۔ اور جب پلاطوس نے ہمارے سرداروں کی صلاح پر اُسے صلیب کا فتوی دیا تو وہ جو پہلے اُسے پیار کرتے تھے اُنہوں نے اُسے نہ چھوڑا کیونکہ وہ اُنہیں تیسرے دن پھر زندہ دکھائی دیا۔ جیسا خدا کے نبیوں نے انکی اور دس ہزار اور عجیب باتوں کی خبر دی تھی۔ اور عیسایونکا فرقہ جو اُسکے نام سے کہلاتا ہی آجتک معدوم نہیں ہوا انٹی کوئی ٹی کتاب ۱۸ باب ۳ دفعہ ۳۔ پس ظاہر ہی کہ قران کا یہہ بیان بھی اُسکی اپنی عدم ضرورت کو ثابت کرتا ہی۔ ہاں اگر لغویات کو حقیقتوں پر ترجیح دے سکتے ہیں تو ایک نہیں اور کئی قرانوں کی ضرورت ہو۔ کیا حق تعالی نے ایسے طور اختیار کئے تھے جو ایسے قران کو نازل کیا۔ ہرگز نہیں۔ صداقت ہر حالمیں صداقت ہی رہیگی +

منقولات

حضور والیسرائے کا فوج کو ملاحظہ فرمانا

ہفتہ کے روز حضور والیسرائے نے میانمیر کے قریب فوج کے قواعد کا مشاہدہ فرمایا اور حضور کمانڈر انچیف بہادر و افسران کمانڈرنگ سے خطاب کرکے ایک تقریر کی جسکا خلاصہ یہہ ہی۔ مجھے آپ صاحبان سے جو فوج انگریزی کے اعلی رکن ہیں ایسے جلیل الشان موقع پر ملاقات کرکے بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی ہی میں اگر اسوقت ایک ملکی آدمی ہو کر لشکر کے اوضاع اور چلن پر اپنی رائے ظاہر کروں تو شاید میری گستاخی سمجھی جاوے گی مگر میں یہہ تو ضرور کہونگا کہ اِن افواج کے ملاحظہ سے جو میرے سامنے پیش کی گئی ہیں خواہ وہ انگلستان میں مربت ہوئیں اور خواہ ہندوستان میں اُنکی تربیت اور اُنکی طاقت کا میرے دل پر اثر ہو گیا ہی لیکن جناب کمانڈر انچیف صاحب اگرچہ میں نکتہ چینی نہیں کرسکتا تاہم میں اس لشکر کے اُن افعال کا مختصر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جو اُسنے اُس جنگ کے بڑے مشکل دقتوں میں کئے ہیں کہ جواب الحمد اللہ اختتام کو پہونچگیا۔ ہمیں فخر کرنا چاہئے کہ تواریخ آیندہ نسلوں کو بتاوے گی کہ لشکر انگریزی نے اُس جنگ میں ایسے ایسے نمایاں کام ایسے جنگ کے پہلے اور مختصر حصہ میں کئے کہ جنمیں علیحدہ اور پیوار کوتل کی لڑائیاں ہوئیں اور ویسی ہی اُن موقع پر کہ جو کابل کے تاریک اور افسردہ واقعہ کے بعد پیش آئے جسمیں گورنمنٹ ملکہ معظمہ کا وکیل بطور مظلوم مارا گیا اور اسجگہ جب انگلستان کے سپاہی اپنے ملک کا جلال ثابت کرنے کو گئے تو اُنہوں نے اس نجابت کے ساتھ اپنا کام ادا کیا کہ تواریخ ہندوستان کے صفحوں میں وہ یادگار رہیگا۔ اسکے بعد ایک اور زمانہ شروع ہوا جبکہ گورنمنٹ ہند نے میرے جوان مرد دوست سر ڈانلڈ سٹوارٹ صاحب کے ماتحت لشکر کو قندھار سے کابل تک کے کوچ پر کہ جس میں اُنکو دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا مقرر کیا۔ احمد خیل کی لڑائی میں اُنکے ۱۲ سو سے زیادہ آدمی نہ تھے حالانکہ دشمن کی تعداد ۱۵ ہزار تک کی تھی اور اُسوقت ہمیں صلح کے آثار نظر آنے لگے تھے اور افواج ہند کی واپسی کی اُمیدیں شروع ہوئیں تھیں۔ لیکن اسی عالم میں ایسا امر وقوع میں آیا کہ جسے انگریزی لشکر کو پھر مصروف ہونا پڑا اور صلح اور امن کی اُمیدیں زایل ہوگئیں اس بڑے سفر کی تواریخ کا بیان کرنا میرے لئے ضروری نہیں میں نے سر فریڈرک رابرٹس صاحب کو جب وہ کابل سے روانہ ہوئے تھے تو لکھا تھا کہ مجھے کچھ شک نہیں ہی کہ اُنکا یہہ سفر جنگی تواریخ میں مشہور رہیگا کیا ای صاحبان میں نے غلط کہا تھا پیشگوئیونکا کام تو اکثر خطرناک ہوتا ہی لیکن اس موقع پر میری پیشگوئی خوب پوری ہوئی۔ یہہ سفر عظیم عمدہ طرح سے اتمام کو پہونچا اُسکی عجلت اور عمدگی نے نہ صرف انگریزوں کو ہی اپنا مداح بنایا ہی بلکہ یورپ کے جنگی نکتہ چینیوں کو بھی اُسکا خاتمہ ایک ایسی لڑائی پر ہوا کہ جو بڑی با نتیجہ تھی۔ صاحبان۔ یہہ بڑے بڑے کام ہیں کہ جنکا فخر کرنا انگریزونکو سزاوار ہی

اور میں نے کئی بار اُنکی خاطر جمع کی ہے کہ ملکہ معظمہ سپاہ پر نے اُن اندھیرے وقتوں میں کہ جو ہم پر آتے رہے ہیں بڑی ہمدردی کرتے رہے ہیں اور وہ اُن فتوحات کیواسطے کہ جنہوں نے اس جنگ کو ختم کیا بڑے مشکور اور مسرور ہیں۔ لیکن جناب اگر ہم اِن بہادرانہ کاموں کو فخر آبیان کریں تو اس جنگ میں بعض امور اور بھی ایسے وقوع میں آئے ہیں کہ جن کا ذکر نہ کرنا قرین انصاف معلوم نہیں ہوتا۔ ہم اُن خدمات کو فراموش نہیں کر سکتے کہ جو اُن افسروں اور رجمنٹوں نے کی ہیں کہ جو آمد و رفت کے راستوں پر متعلق تھیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے اُس کام کو ایسے استقلال اور خاطر جمعی کے ساتھ پورا کیا ہے وہ اُسیقدر شکریہ کے مستحق ہیں کہ جس قدر وہ لوگ کہ جنکو جنگ میں مصروف ہونیکا موقعہ ملا تھا۔ سر فریڈرک ہینز صاحب ایک اور بات ہے کہ جس کا میں اس موقع پر ذکر کرنا چاہتا ہوں اور وہ ایسی ہے کہ میں اُسکو اپنا ذاتی فخر جانتا ہوں میں نے چاروں طرف سے اور خاصکر سر ڈانلڈ سٹوارٹ صاحب سے سُنا ہے کہ انگریزی فوج نے غیر ملک میں ہونیکی حالت میں قابل تعریف تربیت قایم رکھی ہے اِس فوج نے اس عرصہ میں ایسا عمدہ ثبوت اپنی نسبت دیا ہے کہ اُس سے بڑا ثبوت انگریز دے نہیں سکتے اور میری رائے میں جو تربیت و استقامت اور عدل و انصاف اُنسے اُن ممالک کی آبادی کی نسبت ظاہر کئے ہیں کہ جن میں وہ مقیم تھے تو اُنہوں نے پولٹیکل نظر سے انگلستان کی نام آوری و عزت و جلال کا وہ سامان بہم پہونچایا ہے کہ جس قدر جنگی نظر سے اُنہوں نے فتوحات حاصل کرنے میں پہونچایا۔ جداگانہ رجمنٹوں کے کارناموں کا اس موقع پر ذکر کرنا دیر طلب ہے مگر میں یہی کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ ہندوستان کے میدانوں میں کبھی قیصرہ ہند کی کوئی فوج ایسی برجستہ جمع نہیں ہوئی کہ جیسی یہہ فوج ہوئی ہے وہ توپخانہ جس کا نام تمام ملکوں میں مشہور ہے اور جس کے نام سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تمام جہان میں ہر جگہہ خدمت کرنے کو مستعد ہے وہ عظیم الشان سواروں کی رجمنٹیں کہ جنکو میں نے اس موقعہ پر دیکھا ہے اور وہ مستعد پیادوں کی قطاریں جناب میں خیال کرتا ہوں کہ اُن کی معیت میں آپ تمام جہان میں کسی فوج کا سامنا کرنے میں تامل نہ کرینگے۔ ملکہ معظمہ کو معلوم تھا کہ آج یہہ قواعد ہوگی اور کل رات میرے پاس سکرٹری آف سٹیٹ صاحب کیطرف سے ایک تار برقی آیا کہ ملکہ معظمہ چاہتی ہیں کہ علاوہ اُس تمغہ کے جو آگے ہی جنگ افغانستان کے واسطے عطا ہو چکا ہے چھہ مختلف لڑائیوں یعنے علی مسجد۔ پیوار کوتل۔ چار اسیاب۔ کابل احمد خیل و قندھار کے لئے بھی جداگانہ تمغے دئے جاویں اور علاوہ اِسکے آپ کی سفارش پر ایک خاص تمغہ اُن اشخاص کو دیا جاوے گا کہ جو سر فریڈرک رابرٹس صاحب کے ہمراہ قندھار کو گئے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اور آپ کی ماتحت سپاہ ملکہ معظمہ قیصر ہند کی اس عطیہ کی قدر کرینگے اور جناب ممدوحہ کو جو محبت اور پیوستگی لشکر سے ہے اس عطیہ کو اُسکی ایک دلیل خیال فرماوینگے یہی محبت و پیوستگی سلطنت ملکہ معظمہ کی عظمت و طاقت کا باعث ہے۔ میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں +

از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

قسطنطنیہ سے بذریعہ تار خبر آئی کہ درویش پاشا فوج بھیج رہے ہیں اور رضا پاشا قسطنطنیہ سے البانیا کو روانہ ہوئے +

حسب الحکم حضور ویسرائے گورنر جنرل ہند مردم شماری کیواسطے ۲۷ فروری ۱۸۸۱ء مقرر ہوئی ہے +

مولوی سید عبد القادر ابراہیم صاحب کو گورنمنٹ نے قاضی مدراس مقرر کیا ایکٹ قاضیان کے نفاذ سے یہہ پہلی تقرری ہے +

الہ آباد میں بغرض ترقی دینے ہمدردی فنڈ کے ایک عام جلسہ ۴ دسمبر کو ہوگا جس میں حضور لفٹنٹ گورنر صدر نشین ہونگے +

اول شاخ قندھار ریلوے کی سبی تک تیار ہے انجینیر خاص رخصت اور انعام انجنیران کو بصلہ کوشش عطا ہوا +

ملتان ۱۷ نومبر کل ساڑھے بارہ بجے حضور ویسرائے اور لفٹنٹ گورنر چھانگا مانگا میں داخل ہوئے اور شکار کھیل کر (جس میں پچاس جوڑے تیتر کا شکار ہوا) صبح کو ملتان میں داخل ہوئے کمشنر صاحب اور ایک گارد نے استقبال کیا۔ قلعہ میں تشریف لے گئے اور ایوبخان کی توپوں وغیرہ کا ملاحظہ فرمایا آج ۲ بجے کو دربار لیوی ہوگا۔ والیسرائے صاحب ملتان سے ۵ بجے روانہ ہونگے +

سکھر ۱۸ نومبر والیسرائے صاحب بہادر کل بہاولپور میں داخل ہوئے نواب صاحب بہادر نے استقبال کیا۔ والیسرائے صاحب نے ملکہ قیصر ہند کیطرف سے خدمات افغانستان کے عوض میں شکریہ ادا فرمایا اور نواب صاحب کو تمغہ گرینڈ کراس ستارہ ہند جی سی ایس۔ آئی عطا فرمایا۔ حضور ممدوح آج جیکب آباد کو تشریف فرما ہونگے +

مسٹر جے بی لایل فنانشل کمشنر پنجاب غالباً بحالے

مسٹر پی - ایس - ملول صاحب سی ایس آئی کے جو آئندہ مارچ میں مرخص ہونگے مقرر ہونگے +

میجر براڈفورڈ غالباً میجر براڈفورڈ سی - ایس - آئی بجائے سر رچرڈ میڈ صاحب کے رزیڈنٹ حیدرآباد مقرر ہونگے

ایران جب سے مرزا محمد حسین خان صاحب وزیر اعظم ایران معزول ہوئے ہیں تب سے وزارت کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہوا - مرزا صاحب تاحال بیکار ہیں پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ اُنکو معتمد الدولہ کی جگہہ دیئے گئے لیکن نہیں ہی حاجیوں کی روانگی کی یہاں بڑی کثرت رہی خیال ہوتا تھا کہ شاید کل حاجی نہ جا سکیں مگر سوداگروں کے جہاز کثرت آگئے اِس سبب سے سب روانہ ہو گئے اور کرایہ بھی سستا ہو گیا یعنے بیس روپیہ تک فی آدمی جہاز میں روانہ ہو گیا تھا +

قسطنطنیہ درویش پاشا یہہ دھمکی دیتے ہیں کہ وہ ڈلسنگو کو زبردستی ناشی نگرو والوں کے حوالہ کر دینگے

کلکتہ کا اخبار لکھتا ہی کہ ایک بیوپاریوں کا اسناراف انڈیہ نامی ۲۹ اگست کو جہانکہ سرکاری کافری نامی جہاز ڈوبتا ہی غرق آب ہو گیا اور اُس جہاز سے سوائے ایک خلاصی کے اور کوئی نہیں بچا +

لودیانہ

۱۸ نومبر کو جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ لاہور سے تشریف لائے اور ۱۰ بجے کے بعد اجلاس کیا - اجلاس میں وہ مقدمہ پیش ہوا جسکا ذکر ماہ گذشتہ میں درج ہو چکا ہی یعنے کہ ایک فقیر نے موضع دکھر میں ایک عورت سے کہا تھا کہ تو کسیکا لڑکا لا دے اُسکے خون سے تجکو تعویز لکھدونگا اور لڑکے پر بیٹھ کر تجکو نہلا دونگا تیرے اولاد ہو گی - چنانچہ عورت نے ایسا ہی کیا تھا اور لڑکا مر گیا تھا - ۱۹ نومبر کو پیشگاہ صاحب موصوف کے معہ رائے اہل جوری فقیر کو پھانسی اور عورت کو عمر قید کا حکم سُنایا گیا +

جس عورت نے خاص لودیانہ میں ایک بقال کے لڑکیکو بطمع زیور مار ڈالا تھا اور گرفتار ہوئی تھی اب اُسنے عدالت رائے اودیرام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر میں اقرار کیا ہی کہ میں نے لڑکیکو زیور کے لالچ سے قتل کر ڈالا - اے بچوں کو زیور پہنانے والو دیکھو کہ زیور کے پہنانے کا کیا نتیجہ ہی +

ہمارے ضلع لودیانہ کے صاحبان مندرجہ ذیل دربار لاہور میں حضور گورنر جنرل ہند کی ملاقات سے مشرف ہوئے +

شہزادہ شاپور صاحب خلف شاہ شجاع الملک مقیم لودیانہ -

شاہزادہ نادر صاحب خلف شاہ شجاع الملک نزیل [illegible] لودیانہ -

سلطان سکندر صاحب نبیرہ شاہ شجاع الملک مقیم لودیانہ

سلطان جلال الدین صاحب - ایضاً

سردار عطر سنگھ صاحب سی آئی ای - رئیس بھدوڑ مقیم لودیانہ

سردار اُتم سنگھ صاحب رئیس رام پور و ملوو ضلع لودیانہ -

سردار بدن سنگھ صاحب رئیس ملوو ضلع لودیانہ -

سردار سندر سنگھ صاحب - ایضاً

سردار مہتاب سنگھ صاحب رئیس لدھڑان ضلع لودیانہ -

رائے منالال صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر پنشندار -

رائے چرنجیت لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر -

رائے اودیرام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر -

فقیر ظہور الدین خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

کل صبح کو جلسہ ممبران ڈسٹرکٹ کمیٹی و میونسپل کمیٹی لودیانہ کا رکھ سرکاری میں ہوگا - اور میلہ رکھ بھی کل کو بھریگا - اُمید ہی کہ یہہ میلہ بہ نسبت سابق کے اچھا ہوگا اگر دوکانداروں کو رات کے رہنیکی بھی اجازت دیجاوے تو یقین ہی کہ سنیچر تک میلہ رہے اور دوکاندار دوڑ دھوپ سے بچیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری [illegible] صاحب کے اہتمام سے چھپا